مسلمانوں کو وحشی باور کرانے کی تحریک چلاتی اگر جہاد کا نام دہشت گردی ہے اگر آزادی اور حقوق کے حصول کا نام دہشت گردی ہے تو یاد رہے کہ یہ اسلام کے ساتھ لازم اور ملزوم ہیں امریکہ غور سے سن لے کہ مسلمان بغیر جہاد کے زندہ نہیں رہ سکتے ۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا " ذروۃ سنامہا الجہاد" اونٹ کا تشخص اور انفرادیت کوہان ہے، ملت اسلامیہ کا استحکام، تشخص اور پہچان جہاد سے ہے امریکہ پر جہاد کی قوت ظاہر ہو چکی ہے ، اسی جہاد کی برکت سے مسلمان پھر اکٹھے ہوں گے روس کی طرح امریکہ بھی تہس نہس ہوگا ۔ مگر آج بدقسمتی سے ہماری سیاست بالعکس جا رہی ہے ہمارے حکمران کیا سوچ رہے ہیں، حکمران ہوں یا سیاست دان سب ایک سے ایک بڑھ کر امریکہ کو خوش کرتے میں لگے ہوئے ہیں ایٹمی پلانٹ کا مسئلہ ہو یا اسلامائیزیشن کا عمل، کشمیر کا مسئلہ ہو یا ملک میں کسی بھی تعمیری کام کا مسئلہ، جب تک امریکہ بہادر کے حضور سجدہ نہ کیا جائے اور وہاں سے اجازت نہ مل جائے قدم نہیں اٹھایا جاتا ۔

بہرحال میری گزارشات معزز مہمانوں سے یہی ہیں کہ اللہ نے آپ کو ایک مقام دیا ہے، آپ پارلیمنٹ کا ایک نمائندہ وفد ہیں ۔ سینٹ نے گزشتہ نو دس سال سے بحرانوں میں جس طرح پاکستان کی رہنمائی کی ہے وہ ایک تاریخی ریکارڈ ہے آپ پاکستان میں نظام اسلام کے نفاذ میں بھی بنیادی اور مؤثر کردار ادا کر سکتے ہیں جب یہاں امن قائم ہوگا اسلامی نظام نافذ ہوگا تو افغانستان سمیت سنٹرل ایشیا کی وسطی ریاستوں تک اس کے علمی و روحانی اور مادی و سیاسی اثرات پہنچے گے اور امت کے اتحاد، غلبہ اور یکجہتی کی فضا بنے گی اور کیا خبر! کہ پاکستان کو اس میں سبقت و اوّلیت کا شرف حاصل ہو ۔

جناب وسیم سجاد چیئرمین سینٹ کا خطاب

میں اپنی خوش قسمتی سمجھتا ہوں کہ مجھے ایک بار پھر یہ موقع ملا کہ میں جامعہ دارالعلوم حقانیہ میں حضرت مولانا سمیع الحق کے ساتھ نماز جمعہ ادا کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں مجھے یہاں حاضری کی سعادت پہلے بھی دو مرتبہ حاصل ہو چکی ہے میں جب بھی یہاں حاضر ہوا میں نے دیکھا کہ بحمد اللہ دین کی خدمت خوب ہو رہی ہے علم پڑھایا جا رہا ہے شیخ الحدیث مولانا عبدالحق ؒ نے خلوص اور جانفشانی کے ساتھ اس دارالعلوم کو ترقی دی، ان کی عزت شخصیت عظمت اور کمال کی ایک دنیا معترف ہے صرف پاک و ہند ہی نہیں بلکہ تمام مسلم ممالک میں اگر بلند ترین علمی اور دینی مقام کسی شخصیت کو حاصل ہو سکتا ہے اور جس کا تصور ممکن ہے تو وہ مولانا عبدالحق ؒ کو حاصل تھا اسی طرح مولانا مرحوم کے جانشین مولانا سمیع الحق نے بھی اپنے عظیم والد کی روایات کو قائم رکھتے ہوئے پیغام کو آگے بڑھانے کی کوشش کی اور اس میں وہ سرخرو اور کامیاب رہے ہم ان کی دینی خدمات کے شکرگزار

ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ان کو مزید دینی و قومی خدمات کے بہترین مواقع عطا فرمادے۔

مولانا سمیع الحق صاحب نے اپنی تقریر میں ملک کے جمہوری اداروں کا ذکر کیا اس میں شک نہیں کہ قوم و ملک کی ترقی استحکام اور خوشحالی کے لیے ہم سب لوگ مقدور بھر کوشش کر رہے ہیں مجھے یہ بھی خوشی ہے کہ ہم نے سینٹ میں جمہوری روایات کے استحکام میں جو کوششیں کی ہیں وہ مثبت ہیں اور قوم نے اسے سراہا ہے اور انشاء اللہ آئندہ بھی میں اور میرے رفقاء اپنی مثبت مساعی جاری رکھیں گے۔

مجھے مولانا سمیع الحق کے ساتھ اس بات میں بھی اتفاق ہے کہ پاکستان میں نظریاتی اساس کا تحفظ نہیں کیا گیا اور اپنی قومی و ملی روایات اور اپنا نظام نہیں اپنایا گیا، جاپان، امریکہ، بھارت، روس وغیرہ ہم ان کی قدر کرتے ہیں مگر ہماری روایات، ہماری تاریخ اور ہمارا ماضی اور کردار و نظریہ اُن سے مختلف ہے پاکستان کو اسلامی تاریخ اسلامی اقدار اور معاشرتی حوالے سے اسلامی نقطۂ نظر سے دیکھا جاتا ہے۔

یہاں کے نظام کے بدلنے اور اسلامی قوانین کے نفاذ میں علماء کرام بالخصوص مولانا سمیع الحق صاحب نے بھرپور کوششیں کیں اور ایک عظیم تاریخی شریعت بل سینٹ میں پیش کیا اور پاس کروایا اگر پاکستان میں نفاذِ اسلام دینی قوتوں کے کردار اور شریعت کی بالادستی کی کوئی بات کی جائے گی تو مولانا سمیع الحق اور ان کی پیہم اور تاریخی جدوجہد کا ذکر سرفہرست آئے گا شریعت بل کی طویل تاریخی جدوجہد یہاں سے شروع ہوئی اور پھر تدریجاً آگے بڑھتی رہی میں ذاتی طور پر بھی مولانا سمیع الحق کا ممنون ہوں کہ وہ میرے بھائیوں کی طرح ہیں ہم سب ان کی اسلامی جدوجہد اور قومی و ملکی خدمات کے معترف ہیں اور ہماری یہاں حاضری کے موقع پر اُن کی مسرت، استقبالیہ اور احترام پر شکرگزار ہیں۔

میری علمی اور مطالعاتی زندگی
ترتیب
مولانا عبدالقیوم حقانی
موتمر المصنفین
دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک، نوشہرہ، سرحد (پاکستان)